ڈاکٹر محمد جنید ندوی *

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

(حیات اور علمی وملّی خدمات کا مختصر تعارف)

حرفِ آغاز

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الأمين

بیسویں صدی میں امت مسلمہ کے علمی اور دینی افق کو درخشاں کرنے والے ایک ستارے کا نام ''مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ'' ہے۔ سید ابوالحسن علی ندوی جو مولانا علی میاں[1] کے نام سے زیادہ معروف اور مقبول ہوئے، ایک نامور عالم دین و مربی، ایک بلند پایہ مصنف و مفکر، ایک سحر انگیز خطیب و زعیم، ایک دردمند مبلغ و مصلح، ایک منفرد مؤرخ و سیرت نگار اور صاحب طرز ادیب تھے۔ مولانا علی میاںؒ علم و فضل، سنجیدگی فکر و نظر، اخلاص و تقوی، عبادت و ریاضت اور خشیت و طاعت جیسی صفات کا مرقع تھے۔ بلاشبہ اِن تمام اوصافِ حمیدہ کے مجموعے نے ہی اُنہیں بیسویں صدی کے احیائے اسلام کے معماروں میں یک منفرد مقام پر فائز کر دیا ہے[2]۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات اور اُن کی علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک ضخیم کتاب کا تقاضا کرتا ہے۔ تاہم زیرِ نظر مقالے میں اختصار کے ساتھ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی، تعلیم و تربیت اور ان کی تدریسی، علمی اور ملّی خدمات کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حالاتِ زندگی

سیّد ابوالحسن علی ندویؒ ۶ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق[3] ۲۴ نومبر ۱۹۱۴ء[4] رائے بریلی، یوپی، انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۲۳ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو اس جہانِ فانی سے انتقال فرما گئے[5]۔ مولانا علی میاں ایک ایسے معزز و محترم خانوادۂ سادات میں پیدا ہوئے جو رشد و ہدایت اور دعوت و جہاد میں بڑا نام رکھتا تھا۔ اس خانوادے کا سلسلۂ نصب حضرت حسنؓ بن علیؓ ابنِ ابی طالب کے ساتھ جا ملتا ہے۔ مجاہد ملت حضرت سیّد احمد شہید کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا[6]۔ مولانا علی میاں کے والد اور والدہ دونوں علم و تقوی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

---

* سربراہ، شعبۂ علوم اسلامیہ و ثقافت۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

آپ کے والد مولانا حکیم سید عبدالحئی لکھنوی (متوفی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء) کتاب ''نزھۃ الخواطر''(۷) کے مؤلف تھے جو پانچ ہزار نامور ہندوستانی مسلمانوں کے تذکرے پر مشتمل ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔علاوہ ازیں کتاب ''گلِ رعنا'' بھی آپ ہی کی تالیف ہے جو اردو کے نامور شعراء کا پہلا مربوط تذکرہ ہے۔ مولانا حکیم سید عبدالحئی ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتم اور دینی اور علمی حلقوں میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ مولانا علی میاں کی والدہ ''سیدہ خیر النساء'' انتہائی پاک باز اور نیک سیرت خاتون تھیں، حافظۂ قرآن اور شاعرہ بھی تھیں۔ ان کی حمد و نعت کا ایک مجموعہ ''باب رحمت'' ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۳ھ میں (۸) اور ''حسن معاشرت'' کے نام سے خواتین کے لیے ایک مفید اور مختصر کتاب بھی شائع ہوئی تھی (۹)۔

تعلیم وتربیت

مولانا علی میاں کی عمر صرف ۹ سال تھی جب ان کے والد مولانا سید عبدالحئی کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ مولانا علی میاں کی تعلیم و تربیت رائے بریلی میں ان کی والدہ نے کی اور لکھنؤ میں ان کے برادرِ بزرگ ڈاکٹر عبدالعلیٰ نے کی جو دینی اور دنیاوی علوم کے جامع تھے اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم بھی رہے (۱۰)۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے اپنی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔ پھر عربی، فارسی اور اردو میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ، دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ قاسم العلوم لاہور سے دینی علوم کو مکمل کیا (۱۱)۔ سید رضوان علی ندوی کے بیان کے مطابق مولانا علی میاں نے، سال یا دو سال، عربی و انگریزی کی پرائیویٹ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ اور منظم تعلیم کی ابتداء اگست ۱۹۲۶ء مطابق محرم ۱۳۴۵ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے کی تھی جو ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳۴۸ھ میں فاضل عربی کی سند کی صورت میں ختم ہوئی (۱۲)۔ مولانا علی میاںؒ کے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں: شیخ خلیل بن عرب الیمنی، مولانا حیدر حسن خان ٹونکی، مولانا شبلی جیراج پوری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا حسین احمد مدنی (۱۳)۔

تدریسی خدمات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تدریسی خدمات کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا دور ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق یکم اگست ۱۹۳۴ء سے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء کا ہے، جب مولانا علی میاں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی ادب اور تفسیر و حدیث کے علاوہ منطق اور اسلامی تاریخ کے استاد تھے۔ اِس دور کا اختتام ان کی عملی دعوتی تحریک کے قیام اور مصروفیات کی وجہ سے ہوا، جس کا مقصد طلباء میں اسلامی اقدار کا احیاء تھا۔ مولانا کی مستقل تدریسی خدمات کا دوسرا دور بھی ندوہ ہی کا ہے، جو یکم رمضان ۱۳۶۲ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۳ء سے ۲۹ ذی القعدہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء تک کا ہے۔ اس دور کے انقطاع کا سبب بھی ان کی دعوتی اور تبلیغی مصروفیات تھا۔ لیکن مولانا علی میاں ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳۶۲ھ سے ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ کے عرصے میں ادارۂ تعلیماتِ اسلامی لکھنؤ کے مرکز میں قرآن و حدیث

پر خصوصی لیکچرز دیتے رہے۔ اِن لیکچرز کے منقطع ہونے کا سبب مشرقِ وسطیٰ کا سفر اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی منتقلی بنا۔ مولانا علی میاں ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ میں ندوۃ العلماء کے مہتمم بھی رہے۔ ۱۹۵۲ء مطابق ۱۳۷۱ھ میں بیرونی دوروں سے وطن واپسی پر مرکز تبلیغی جماعت، کچہری روڈ، لکھنؤ میں سلسلۂ تدریس دوبارہ میں شروع ہوا، لیکن بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر طویل عرصے تک منقطع رہا اور پھر دوبارہ ۱۹۹۲ء مطابق ۱۴۱۲ھ میں جاری ہوا۔ پھر یہ سلسلۂ تدریس مولانا کی زندگی کے آخری ایام میں ماہِ رمضان میں اپنے ہی گھر پر دائرہ شاہ علم اللہ ہوتا رہا، جو ۱۹۹۸ء مطابق ۱۴۱۸ھ میں شدید علالت کے باعث منقطع ہو گیا(۱۴)۔

علمی خدمات

مولانا سید ابوالحسن ندوی ؒ کی علمی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لیے طویل وقت اور وسیع قرطاس کی ضرورت ہے۔ مولانا علی میاں ؒ اُمت مسلمہ کے لیے، اپنی عربی اور اردو تصنیفات اور تحقیات کا عریض، عمیق، متنوع اور قیمتی ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کے قلم نے اردو اور عربی دونوں زبانوں میں یکساں سلاست و سہولت سے ایسا ادبی اسلوب پیدا کیا ہے جس کی خشبو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ ذیل میں مولانا علی میاں ؒ کی اُن معروف تالیفات، تصنیفات، خطبات، تقاریر، خطوط اور انٹرویوز کا تعارف پیش کیا جائے گا جو اردو یا عربی زبان میں ہیں لیکن اُن کا ترجمہ عربی، اردو اور انگریزی میں ہوا ہے، اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اُردو تالیفات وتصنیفات

(۱) ابلیس کی مجلسِ شوریٰ: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے۔ اِس کا اُردو ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں صاحب نے کیا ہے۔ یہ مضمون اب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۵)۔

(۲) ابو جہل کی نوحہ گری: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے جس کا ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں صاحب نے کیا ہے، جواب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳) اپنے گھر سے بیت اللہ تک: اِس تحریر میں مولانا علی میاں نے اپنے سفر حرمین شریفین کے قلبی تاثرات کو قلم بند فرمایا ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴) ارکانِ اربعہ: ''الارکان الاربعہ'' مولانا علی میاں کے قلم سے، اسلام کے بنیادی ارکان پر لکھی جانے والی مبسوط اور منفرد عربی کتاب ہے اس کتاب کا اردو ترجمہ ''ارکانِ اربعہ'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے

(۵) اسلام ایک تغیر پذیر دنیا میں: مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کا ایک فکر انگیز کتابچہ ہے جس میں اُنہوں نے دور جدید میں اسلامی نظام حیات کی بقا اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے اُمت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ہے۔ اِس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶) اسلام کا تعارف: اسلام کے بنیادی نظریات کے تعارف پر مشتمل مولانا کی کتاب جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۷) اسلام کے قلعے: مولانا کے چند اردو مضامین پر مشتمل کتابچہ ہے جو رسالہ ''الفرقان'' اور ''الندوۃ'' میں شائع ہوئے تھے۔ مولانا علی میاں نے اِن مضامین میں دینی مدارس کو چلانے کے مقاصد اور نصاب میں ترامیم کے لیے تفصیلی تجاویز دی ہیں۔ بعض نقائص اور خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے مدارسِ دینیہ عربیہ کے علمائے کرام کو اُن کی ذمہ داریاں بھی یاد دلائی ہیں[۱۶]۔

(۸) اسلام میں عورت کا درجہ اور اُس کے حقوق و فرائض: اسلام میں عورت کے مقام اور اس کے حقوق و فرائض کے حوالے سے مولانا علی میاں کی ایک گراں قدر اور مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹) اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس مضمون میں بیسویں صدی میں اُٹھنے والی اسلامی تحریکات کے پسِ پشت عوامل، ان کے اثرات اور اُن کے مستقبل کے بارے میں گراں قدر تجزیہ فرمایا ہے۔ اس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۰) اسلامیات اور مغربی مستشرقین و مسلمان مصنفین: اِس کتاب میں اسلام پر تحقیق کے حوالے سے مستشرقین کے رویے اور مسلمان مصنفین کے معذرت خواہانہ رویے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلام کی حقانیت اور اُس پر اعتراضات کا مختصر و مدلل جواب بھی موجود ہے۔ کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۱) اسماء حسنیٰ: اللہ سبحانہ کے اسمائے مبارکہ کی مختصر تفہیم اور تشریح پر مشتمل مولانا کا یہ کتابچہ مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۲) اصلاحیات: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی باقاعدہ تالیف نہیں ہے بلکہ مولانا کی وہ ایمان افروز تقاریر ہیں جو آپ نے مختلف اوقات اور مقامات پر فرمائی ہیں۔ ''مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی'' نے ان تقاریر کو محفوظ کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

(۱۳) اقبال اور عصری نظام تعلیم: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مقالہ ہے، جس کا ترجمہ ''مولوی شمس تبریز خاں'' نے کیا ہے۔ اب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ

اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔ یہ عربی مقالہ قاہرہ یونیورسٹی، (سابق جامعۃ فواد الاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا گیا(۱۷)۔

(۱۴) اقبال اور مغربی تہذیب و ثقافت: اصلاً عربی مقالہ ہے۔ لیکن اب، مولانا کی کتاب ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش'' سے ماخوذ ہے اور کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۸)۔

(۱۵) اقبال درِ دولت پر: اصل میں یہ مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے، جو ''اقبال فی مدینۃ الرسول'' کے عنوان سے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا تھا۔ اِسی عربی مضمون کو مولانا علی میاں نے اضافوں کے ساتھ، اُردو زبان کے خوب صورت قالب میں ڈھالا ہے جو ''اقبال درِ دولت پر'' کے نام سے اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اِس مضمون میں مصنف نے علامہ اقبال کی نظم ''ارمغانِ حجاز'' کے مختلف حصوں سے، جسے وہ اقبال کے خیالی سفر حرمین الشریفین کی روداد قرار دیتے ہیں، اقبال کے اس روحانی سفر کی تفصیل کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۹)۔

(۱۶) اقبال کا پیغام بلادِ عربیہ کے نام: اس عربی مقالے کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا۔ اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۷) اقبال کی شخصیت کے تخلیقی عناصر: یہ عربی مقالہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء مطابق جمادی الاول، ۱۳۷۰ھ کو قاہرہ کے مشہور تعلیمی مرکز اور دانش گاہ، دارالعلوم میں پڑھا گیا۔ اِس مقالے کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا، جو اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے(۲۰)۔

(۱۸) اقبال کا نظریۂ علم و فن: ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں حجاز، مصر اور شام کے ایک سالہ قیام کے دوران مولاناؒ نے ''اقبال اور اُن کے فکر و فن'' سے متعلق چند مقالات لکھے جو دارالعلوم اور قاہرہ یونیورسٹی میں پڑھے گئے۔ ان کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا جو اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہیں۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۱)۔

(۱۹) المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ: حضرت علیؓ ابنِ ابی طالب کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی مفصل اور معروف کتاب ہے جو مولانا علی میاں نے عربی زبان میں تحریر کی۔ اِس کتاب کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ اردو زبان میں اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۰) اُمت اسلامیہ کا مستقبل خلیجی جنگ کے بعد: اِس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔ اِس تحریر میں مولانا علی میاںؒ کی دُور رس نگاہوں نے اُمت مسلمہ کو مستقبل میں پیش آنے والے طوفانوں کو دیکھ کر آگاہ کر

دیا تھا۔ آج اُمت اُن طوفانوں کی زد میں ہے۔

(۲۱) اندلس: مولانا کے دور طالب علمی کا ایک مضمون ہے جس کا حوالہ تو خود مولانا نے دیا ہے، لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی ہے (۲۲)۔

(۲۲) ''انسانِ کامل' اقبال کی نگاہ میں: یہ اُس عربی مقالے کا دوسرا حصہ ہے جو مولانا نے قاہرہ یونیورسٹی (سابق جامعۃ فواد الاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ ہے جو ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا۔ اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۳)۔

(۲۳) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات: مولانا نے یہ عربی کتاب '' ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین'' ۱۹۴۷ء میں لکھی۔ اس عربی کتاب نے سارے عالم عرب سے خراج تحسین وصول کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ اور اسے ''دار القرآن الکریم''، سوریہ، (شام) نے بھی ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے۔ یہ بیسویں صدی کی سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات'' کے نام سے اور دیگر کئی زبانوں میں بھی ہوا ہے۔ یہ کتاب اب ایک "Classic" کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا علی میاں نے اِس کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دور حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاح حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے اثرات، یہ موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔ اِس کتاب کی خوبیوں کے علاوہ ایک خصوصیت یہ ہے کہ اُس زمانے کے عظیم مجاہد اور مفکر اسلام سید قطب شہید نے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے، جو قابل ستائش ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے عنوان کی معمولی تبدیلی ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر'' کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے۔

(۲۴) انسانی علوم کے میدان میں اسلام کا انقلابی و تعمیری کردار: مولانا علی میاں نے اِس کتاب میں سماجی اور عمرانی علوم میں اسلام کے تعمیری کردار کو پیش کرنے کے علاوہ دیگر فلسفوں کے نقائص کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۵) انسانیت کے محسن اعظم ﷺ: رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ میں لکھا گیا کتابچہ جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۶) ایک اہم دینی دعوت: ''تبلیغی جماعت'' کے مؤسس حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور اُن کی دعوت اِس کتابچے کا موضوع ہے۔ مولانا علی میاں نے مولانا الیاسؒ کی دعوت کے اسلوب کی توضیح، اور اُس کے اُصول و مبادی اور فکری

اساس پر قلم اٹھایا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے پہلی مرتبہ ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔

(۲۷) ایک لمحہ جمال الدین افغانی کے ساتھ: یہ مولاناؒ کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جواب ان کی کتاب ''نقوشِ اقبالؒ'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۴)۔

(۲۸) بصائر: برصغیر پاک وہند کی دینی اور اصلاحی تحریکات کے اجمالی تعارف پر مشتمل کتابچہ جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے

(۲۹) پاجا سراغِ زندگی: مولانا نے اس کتاب میں ایک اہم ترین مسئلے کو اُجاگر کیا ہے۔ اُن کی نظر میں بیسویں صدی میں عالم اسلام کو درپیش سب سے اہم معرکہ، اسلام اور مغربیت کی کشمکش ہے۔ اور اِس وقت نظام حکومت پر قابض طبقے، سواد اعظم اور عام مسلمانوں کے درمیان بھی ایک بڑی کشمکش برپا ہے۔ آج دنیا کی زمام کار جس طبقے کے ہاتھ میں ہے، اُس کے خیال میں اسلام اپنی ساری افادیت کھو چکا ہے، لہٰذا آج کے دور کا سب سے اہم معرکہ یہ ہے کہ اسلام نظام حیات کی حقانیت وافادیت کو ثابت کرنے کے لیے علم وعمل کا وہ معیاری نمونہ سامنے آئے کہ زمانہ خود آگے بڑھ کر اِسے قبول کرلے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس گراں قدر تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے پہلی بار ۱۹۷۸ء میں شائع کیا(۲۵)۔

(۳۰) پرانے چراغ: اِس تالیف میں مولانا نے بعض اُن شخصیات کا تذکرہ کیا ہے جن میں باہم فکری آویزش رہی ہے یا جن سے خود مولانا کے فکری اختلافات تھے۔ اِس تذکرے میں اُن معاصر شخصیات کی سوانح بھی ریکارڈ ہوگئی ہیں۔ اِس تالیف میں مولانا کا اپنے استاذ ''مولانا خلیل عرب'' کی یاد میں لکھا ہوا مقالہ بھی شامل ہے۔ اس کتاب کو مکتبہ فردوس لکھنؤ نے ۱۹۷۵ء میں اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا(۲۶)۔ جنرل ضیاء الحق کو مسجد اقصیٰ کا موڈل پیش کرتے وقت جو الفاظ ادا کیے وہ مولانا علی میاں کے جذبۂ ایمانی، اُمت مسلمہ کی محبت اور حق وباطل کی کشمکش بں اُمت مسلمہ کے کردار کے بارے میں اُن کے تصور کی عکاسی کرتے تھے(۲۷)۔ اب اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔

(۳۱) پندرھویں صدی ہجری ماضی وحال کے آئینے میں: کتابچہ عالم اِسلام کا چشم کشا جائزہ ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۳۲) تاریخ دعوت وعزیمت: مولانا کی یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۱۹۵۴ میں تصنیف کی گئی۔ اسے دارالمصنفین، لکھنؤ نے شائع کیا تھا(۲۸)۔ اِس جلد میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے حکمرانوں کی حالت زار کا بیان ملتا ہے۔ کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دورِ حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاح حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے

اثرات، یہ موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔ پھر فتنۂ تاتار اور اسلام کی ایک نئی آزمائش کا ذکر ہے، پھر اہم دینی اور فکری شخصیات کا تذکرہ ہے۔ دو جلدیں سیرت سید احمد شہید پر مشتمل ہیں۔ کتاب کی تیسری جلد ''مشائخ چشت'' کے حالات پر مبنی ہے۔ کتاب کی دوسری، چوتھی اور پانچویں جلد تین عظیم اسلامی شخصیات، ابن تیمیہؒ، مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ پر ہیں۔ یہ کتاب علم الرجال یا سوانح حیات نہیں بلکہ دعوت اسلامی کی تحریک کو دوسری صدی ہجری سے تسلسل اور تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے جس کی آخری کڑی سید احمد شہید کی تحریکِ اصلاح و جہاد ہے۔ اِس کتاب کو فکر اسلامی کی تاریخ بھی کہا جاتا ہے (۲۹)۔ یہ کتاب عربی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہے۔ یہ کتاب مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۶۳ء اور مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ "Saviours of Islamic Spirt" کے نام سے بھی ہو چکا ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے سات جلدوں میں دوبارہ شائع کیا ہے۔

(۳۳) تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب: یہ مولانا علی میاں کے عربی خطبات کا ایک سلسلہ تھا جو اب عربی کتاب کی شکل میں چھپ چکا ہے (۳۰)۔ اِس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اِس کا اردو ترجمہ مولانا عبداللہ عباس ندوی نے ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب'' کے عنوان سے کیا ہے۔ کتاب مختصر، جامع اور بے حد مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کی حکمتِ تبلیغ کا اسلوب اور اُن کے ایمان افروز تجربات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۴) تحفۂ پاکستان: یہ کتاب مولانا کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے جو مئی ۱۹۸۴ء میں قیام کراچی کے دوران کی گئیں۔ کتاب کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکر و نظر میں کیا جھول ہے؟ اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیے؟۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کی تھی (۳۱)۔ اب دوبارہ شائع ہوئی ہے۔

(۳۵) تحفۂ دین ودانش: مالوہ، اُجین اور اندور کے مقامات پر کی گئی تقاریر کا مجموعہ جسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۳۶) تحفۂ کشمیر: اُن خطبات اور تقاریر کا مجموعہ جو سری نگر کے مختلف مقامات پر کی گئیں۔ اسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۷) تحفۂ مشرق: مولانا کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے جو بنگلہ دیش میں کی گئیں۔ اسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۸) تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مرادپوری: مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی

ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اِس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳۹) تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک: یہ کتاب تزکیۂ نفس کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں تصوف و سلوک یا الفاظ دیگر تزکیہ نفس کو الہامی نظام سے تعبیر فرمایا ہے۔ ان کے نزدیک اخلاق کی پاکیزگی اِسی نظام کی بدولت حاصل ہوسکتی ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴۰) تعمیرِ انسانیت: اسلام میں انسانیت کا مقام اور پیغام کے موضوع پر مولانا کی تالیف ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۴۱) تہذیب و تمدن پر اسلام کے احسانات: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴۲) جاہلیت کی بازگشت: یہ مولانا کا ایک عربی مضمون ہے۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے، جواب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ یہ کتاب، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے[۳۲]۔

(۴۳) جب ایمان کی بہار آئی: یہ اصلاً عربی کتاب ''اذا ھبت ریح الایمان'' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کے لیے لکھی گئی تھی۔ ۱۹۵۲ء مطابق ۱۳۷۲ھ میں، مولانا علی میاں نے تحریک اصلاح و جہاد کی اثرانگیز تاریخ کو سادہ عربی زبان میں مرتب کرنا شروع کیا تاکہ ہندوستان کی اسلامی تحریک کے قائد ''سید احمد شہید'' کا مقام و مرتبہ اور مومنانہ و مجاہدانہ کردار عرب دنیا کے سامنے آجائے۔ بعد میں اِس کتاب کو مولانا کے برادرزادے مولوی محمد الحسنی نے ''جب ایمان کی بہار آئی'' کے نام سے اردو زبان میں منتقل کیا۔ کتاب سید احمد شہیدؒ اور اُن کے رفقاء کے ایمان افروز واقعات سے لبریز ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے[۳۳]۔

(۴۴) چاند: علامہ اقبالؒ کی ایک اردو نظم ہے۔ مولانا علی میاں نے ۱۶ برس کی عمر میں اِس کا عربی ترجمہ کیا اور خود علامہ اقبالؒ سے اس کی داد وصول کی تھی۔ یہ کتاب، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے[۳۴]

(۴۵) حجازِ مقدس اور جزیرۃ العرب (اُمیدوں اور اندیشوں کے درمیان): مولانا علی میاں کے سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ خصوصی مراسم تھے، لیکن اِسکے باوجود بھی، اِس خیر خواہ اور دردمند دل رکھنے والے انسان نے اپنے ذاتی مصالح کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی بات کی۔ اِس کی صحیح تصویر اُن کی اِس کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب بھی مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے۔

(۴۶) حدیثِ پاکستان: مولانا کی یہ کتاب ۱۹۷۸ء میں دورۂ پاکستان کے دوران مختلف اجتماعات، جامعات

اور مدارس میں کی جانے والی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ ان تقاریر کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کی مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکر و نظر میں کیا جھول ہے؟ اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیے؟۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا(۳۵)۔

(۴۷) حدیث کا بنیادی کردار: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۴۸) حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت: کتاب میں مولانا الیاس کی سوانح، اُن کی دعوت کے اصلوب کی توضیح، اور اُس کے اُصول و مبادی اور فکری اساس کا بیان ہے۔ اسے کتب خانہ الفرقان لکھنؤ نے ۱۹۵۵ء میں اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا(۳۶)۔

(۴۹) حیاتِ عبدالحئی: کتاب میں مولانا نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات زندگی، اُن کی صفات اور تصنیفات کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ اس کتاب کو ''اردو مراٹھی پرکاشن''، پونہ، نے ۱۹۸۸ء اور ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے بھی شائع کیا ہے۔

(۵۰) خطبات مفکر اسلام: یہ کتاب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تمام دعوتی اور علمی تقاریر و خطبات کے مجموعے پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب کو مولانا محمد کاظم ندوی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے ۲۰۰۴ء میں شائع کیا ہے۔

(۵۱) خواتین اور دین کی خدمت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے خواتین کو یہ بتایا ہے کہ وہ دعوت دین کا کام کس طرح کرسکتی ہیں۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۲) خلفائے اربعہ: خلفائے راشدین کے تذکرے پر مشتمل کتابچہ ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۳) دریائے کابل سے دریائے یرموک تک: تاریخی حقائق پر مبنی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۴) دستورِ حیات: اسلامی طرز زندگی گزارنے کی ہدایات پر مشتمل تالیف ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۵) دو متضاد تصویریں: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے آیت اللہ خمینی کے لائے ہوئے ایرانی انقلاب کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۶) دو ہفتے ترکی میں: یہ مولانا کا ایک مضمون ہے جو مجلّہ ''وائس آف اسلام'' میں شائع ہوا۔ اس بات کا ثبوت

مولانا علی میاں کے ایک خط سے ملتا ہے جو انہوں نے پروفیسر خورشید احمد کے نام لکھا تھا۔ اِس خط میں اِس مضمون کو اشاعت کے لیے بھیجنے کا ذکر کیا ہے [۳۷]۔ اِس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۵۷) دین حق اور علمائے ربّانی: مولانا کی اِس تحریر کو کتابچے کی شکل میں مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۸) دین ومذہب: ۲۸ برس کی عمر میں، مولانا نے یہ مبسوط علمی مقالہ ''جامعہ ملیہ'' کی دعوت پر، ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳۶۱ھ میں پڑھا، جو بعد میں ''دین ومذہب'' کے نام سے شائع ہوا [۳۸]۔

(۵۹) ذکرِ خیر: مولانا علی میاں نے اِس تحریر میں اپنی والدہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا [۳۹]۔

(۶۰) ذوق وشوق: یہ مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جو ابِ مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔

(۶۱) ذہنی واعتقادی ارتداد: یہ اصلاً مولانا کی عربی تصنیف ''ردۃ ولا ابا بکرلھا'' ہے، جسے '' المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب ''ذہنی واعتقادی ارتداد'' اس کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مولانا علی میاں نے بیسویں صدی کے آخری دور کو، عالم اسلام کے ''ارتداد'' کا دور قرار دیا ہے۔ یہ ارتداد ہمہ گیر اور قوت کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ہے۔ مسلمانوں کا کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہیں رہا ہے۔ اِس ارتداد کی ایک شکل عالم اسلام کے خلاف یورپ کی ثقافتی یلغار ہے اور دوسری مادہ پرستانہ فلسفے پر مبنی سماجی، معاشی اور سیاسی نظام زندگی کا پرچار اور فروغ ہے جس کی بنیاد وحی، نبوت اور زندگی بعد موت (اور جوابدہی) کا انکار ہے۔ اِس ''ارتدادی طوفان'' نے اخلاقی اقدار کو یکسر بدل دیا ہے۔ اور نتیجتاً، حیوانی خواہشات کی تسکین ہی افراد اور قوموں کا منتہائے نظر قرار پا گیا ہے [۴۰]۔ اِس کتاب کے اہم حصوں کا اردو ترجمہ: ''ذہنی واعتقادی ارتداد'' کے نام سے، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، نے بھی ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ شائع کیا ہے [۴۱]۔

(۶۲) ساقی نامہ: مولانا کے اس عربی مضمون کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے جو ابِ کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے [۴۲]۔

(۶۳) سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ: مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۴) سوانح مولانا عبد القادر رائے پوریؒ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۵) سیرت رسول اکرم ﷺ: یہ مولانا علی میاں کی زبانِ مبارک سے سیرت النبی ﷺ پر ''السیرۃ النبویۃ'' کے نام

سے قلم بند ہونے والی عربی کتاب ہے۔ زندگی کے آخری ایام میں ضعف بصارت اور ایک آنکھ کے زیاں کے باعث، مآخذ اور حوالوں کے لیے اپنے معاونین اور کاتب کی مدد سے یہ کتاب املا کروائی گئی۔ اس کتاب میں چھٹی صدی میں موجود روم، فارس، ہندوستان، عرب اور یورپ میں بسنے والی اقوام کی ذہنی حالت کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے، اور خاص طور پر جزیرۃ العرب کا تاریخی، جغرافیائی، سماجی، معاشی اور دینی منظر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک مستند کتاب ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۶) سیرت محمدی ﷺ دعاؤں کے آئینے میں: مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۷) سیرت سید احمد شہید: مولانا علی میاں کی پہلی اہم اور بڑی کتاب ہے جو ۱۹۳۹ء (کے آغاز) مطابق ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوئی (۴۳)۔ اُس وقت مولانا کی عمر پچیس برس تھی (۴۴)۔ مولانا نے بعد میں اس کتاب کی دوسری جلد بھی لکھی (۴۵)۔ جو ۱۹۷۴ء مطابق ۱۳۹۴ھ میں سامنے آئی (۴۶)۔ اس کتاب کی اولین اشاعت، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اور چوتھی اشاعت، ایچ۔ ایم۔ سعید اینڈ کمپنی، کراچی نے ۱۹۷۵ء میں کی۔

(۶۸) شاعر اسلام اقبالؒ: حیات و خدمات: مولانا کا عربی مقالہ ہے جو ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ میں سعودی ریڈیو سے نشر ہوا۔ اِس کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں نے کیا، اور اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۴۷)

(۶۹) شاہ ولی اللہ بحیثیت مصنف: مولاناؒ نے یہ مقالہ مولانا محمد منظور نعمانی کے مجلّے ''الفرقان'' کے شاہ ولی اللہ نمبر کے لیے تحریر فرمایا تھا (۴۸)۔

(۷۰) شرقِ اوسط کی ڈائری: یہ کتاب اصلاً، اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ میں، مشرقِ وسطیٰ کے ممالک اور تیسرے حج کے طویل سفر کے بعد ہندوستان واپسی پر مولانا کی لکھی ہوئی ڈائری ہے، جو ''مذکرات سائح فی الشرق العربی'' کے نام سے مصر سے چھپی۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے چند بار چھپا ہے (۴۹)۔

(۷۱) شکوہ اور مناجات: عربی مضمون کا ترجمہ ہے۔ اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا

(۷۲) صحبتے با اہل دل: حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالیؒ کے ملفوظات پر مشتمل تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۷۳) طارق کی دعا: عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۷۴) طوفان سے ساحل تک: ''محمد اسد'' کی کتاب ''Road to Makkah'' کے عربی قالب ''الطریق الی

مکہ'' کا ترجمہ اور تلخیص ہے جسے مولانا علی میاں نے مصنف کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب ہر جویائے حق اور صاحبِ ذوق کے پڑھنے کے لائق ہے[۵۰]۔

(۷۵) عارفِ ہندی کی خدمت میں چند گھنٹے: مولانا علی میاں نے ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳۵۶ھ میں علامہ اقبالؒ سے دوسری مرتبہ ملاقات کی اور کئی گھنٹے علامہ کے التفات وارشادات سے فیض یاب ہوئے۔ اِس ملاقات کے تاثرات کو مولانا نے قلم بند کیا تھا جو 'عارفِ ہندی کی خدمت میں چند گھنٹے'' کے عنوان سے پنجاب کے ایک رسالے میں شائع ہوا[۵۱]۔

(۷۶) عالمِ عربی کا المیہ: اِس تالیف میں عالمِ عرب کی خامیوں کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کی ہے۔

(۷۷) عصرِ حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی کتاب ''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں''، ہی اِس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ مولانا علی میاںؒ کو سید مودودیؒ کے تصورِ دین اور دعوت دین سے بنیادی اختلاف تھا۔ اِس کتاب میں مولاناؒ نے انتہائی شائستہ اور علمی انداز میں اِس اختلاف کی وضاحت کی ہے۔ مولانا کے نزدیک، سیاست میں دخول اور حکومت کا قیام، کارِ دین نہیں ہے۔ اِس ضمن میں اُنہوں نے جماعت کے دینی مزاج اور عبادات پر بھی بحث کی ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۷۸) علم دائم کے رابطہ کی ضرورت وافادیت: یہ اُس تقریر کا عنوان ہے، جو مولانا علی میاں نے ''خدا بخش سالانہ خطبہ'' کے طور پر، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، میں ۱۶، اکتوبر ۱۹۷۷ء مطابق شوال ۱۳۹۷ھ کو پیش کی تھی[۵۲]۔

(۷۹) قادیانیت۔ مطالعہ وجائزہ: مولانا علی میاںؒ نے یہ کتاب'' القادیانی والقادیانیہ'' کے عنوان سے عربی زبان میں لکھی۔ اس تالیف کا مقصد عرب ممالک کے باشندوں کو قادیانی تحریک کے مضمرات ونتائج سے آگاہ کرنا تھا، کیونکہ اُسوقت یہ گروہ، '' قادیانیت'' کو پھیلانے میں سرگرم تھا اور قادیانیت ہی کو اصل اسلام کے طور پر پیش کر رہے تھا۔ بعد میں اِس کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا کر'' قادیانیت۔ مطالعہ وجائزہ'' کے عنوان' سے شائع کیا گیا۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اِس کتاب میں قادیانیت کے مؤسسین، اُن کے عقائد اور دعوت کے تدریجی ارتقاء کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور قادیانیت کے بطلان کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ اِس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۸۰) قرآنی اِفادات: قرآن مجید میں بیان کردہ مضامین پر مشتمل کتاب ہے۔ اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۱) کاروانِ ایمان وعزیمت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۲) کاروانِ زندگی: یہ کتاب مولانا علی میاں کی خودنوشت ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے اپنے حالات زندگی، تعلیمی مشاغل اور اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر جذبات کا اظہار بھی ملتا ہے۔ اس کتاب کو ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی نے سات جلدوں میں شائع کیا ہے۔

(۸۳) کاروانِ مدینہ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۴) کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات: یہ اردو مقالہ ہے جو ''اقبال کے کلام میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے ''مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن امریکہ'' کی ایک مجلسِ علمی میں پڑھنے کے لیے لکھا گیا۔ اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' میں ''کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے شامل ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے (۵۳)۔

(۸۵) مذہب وتمدن: یہ مولانا علی میاں کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے، جسے انہوں نے دینی مدارس کے طلباء کے مطالعہ کے لیے مفید قرار دیا ہے۔ مولانا نے اس کتاب کی افادیت کا ذکر اپنے ایک خط بنام ''مولانا محمد فضل'' میں کیا ہے (۵۴)۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۶) مردِ مومن کا مقام: مولانا کے ایک عربی مضمون کا اردو ترجمہ ہے، جو ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے۔ اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۳۴ پر موجود ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۷) مسئلہ فلسطین: مسئلہ فلسطین پر مولانا کا مدلل مضمون ہے جو کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔

(۸۸) مسافر غزنی وافغانستان: مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۹) مسجدِ قرطبہ: مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۶۸ پر موجود ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۰) مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش: اِس عنوان کے تحت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے نہایت وقیع تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مولانا علی میاں کی نظر میں دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، لکھنؤ کی تعلیمی تحریکیں، مولانا محمد الیاس کی اصلاحی تحریک، علامہ اقبال کی فکری تحریک، مصر اور برصغیر میں الاخوان المسلمون اور جماعت اسلامی کی تحریک دعوت ودین درحقیقت ایک ہی مقصد کے حصول کے متنوع راستے تھے۔ اِن تحریکوں کے تاریخی کردار کا جائزہ

لیتے ہوئے، مولانا علی میاں اِن تحریکات کے اختلافِ فکر و عمل کو تنوع پر محمول کرتے ہیں، اور اِن کو باہم متضاد اور متعارض نہیں گردانتے۔ اس کتاب کو، مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا(۵۵)۔ اور جدید اضافوں کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں شائع کیا ہے۔

(۹۱) مطالعہ قرآن کے اُصول و مبادی: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۲) معرکۂ ایمان و مادیّت: یہ سورۂ کہف کی تفسیر ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اِس تحریر میں ایمان اور مادیّت پرستی کے فرق اور اُن کے نتائج کو بیان فرمایا ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۳) مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاسؒ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۹۴) مکاتیب یورپ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے خطوط جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۵) منصبِ نبوت اور اُسکے عالی مقام حاملین: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس کتاب میں انتہائی خوب صورت پیرائے میں انبیاء کرامؑ کے حالات نبوت کو قلم بند کیا ہے۔ اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۶) نبیٔ خاتم و دین کامل: ختم نبوت پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۷) نبیٔ رحمت ﷺ: سیرت پر مولانا کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے جدید ترمیم کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں شائع کیا۔

(۹۸) نشانِ منزل: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۹) نقوشِ اقبال: اس کتاب میں مولانا علی میاں نے علامہ اقبال کی اہم نظموں اور متفرق اشعار سے اسلام کے بنیادی فلسفے، تعلیمات، روح اور ملتِ اسلامیہ کی تجدید و اصلاح کے لیے اقبال کے افکار کو دلنشیں نثری مضامین کے پیرائے میں ڈھالا ہے۔ اس کتاب میں فکر اقبال کے تمام اہم مباحث آ گئے ہیں جو اقبال کے تمام قارئین کے لیے یکساں مفید ہیں۔ ''نقوشِ اقبال'' دراصل مولانا علی میاں کی عربی کتاب ''روائع اقبال'' ہے جس کا اردو ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں نے کیا تھا۔ ''روائع اقبال'' دیارِ عرب میں اقبالیات کو متعارف کرانے والی وہ کتاب ہے جس نے عربوں کو کلامِ اقبال کے صحیح ذائقے سے روشناس کرایا ہے۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۳ء میں شائع کی تھی اب ۲۰۰۴ء میں جدید اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔ .... (جاری ہے)